



## سوال

مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کی تفسیر اور معنی کیا ہے: { لَنْجُ أَشْهَرُ مَعْلُومَاتٍ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ النَّجْجَ فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي النَّجْجِ } البقرة/197 (حج کے مہینے مقرر ہیں، اس لیے جو شخص بھی ان میں حج لازم کر لے وہ حج میں اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ اور لڑائی کرنے سے بچتا رہے)؟

## جواب

الحمد لله

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حج کے متعلقہ بعض احکامات اور آداب کو بیان فرمایا ہے :  
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : حج کے مہینے مقرر ہیں

یعنی حج کا وقت اور مہینے معلوم و معروف ہیں اور وہ شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں، اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ ذوالحجہ کا مکمل مہینہ بھی اشہر الحج میں شامل ہے۔  
اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

جو کوئی اس میں حج لازم کر لے

یعنی جس نے حج کا احرام باندھا، کیونکہ جب کوئی احرام باندھ لے تو اس پر اسے مکمل کرنا واجب ہے اس کی دلیل یہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

اور اللہ تعالیٰ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو البقرة (196)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

حج میں نہ تو بیوی سے میل ملاپ ہے اور نہ ہی گناہ اور لڑائی جھگڑا

یعنی حج کا احرام باندھ لے تو پھر اس پر اس احرام کی تعظیم کرنا اور اسے ہر قسم کی غلط چیز جو اسے فاسد کر دے یا اس میں نقص کا باعث ہو سے اجتناب کرنا واجب ہو جاتا ہے چاہے وہ بیوی سے میل ملاپ ہو یا گناہ اور فسق و فجور اور لڑائی جھگڑا وغیرہ۔

آیت میں رفث کا معنی جماع اور اس کی قولی اور فعلی مبادیات مثلاً یوس و کنار اور جماع اور شصوت کے متعلقہ بات چیت وغیرہ شامل ہے، اور اسی طرح رفث کا اطلاق گرمی پڑی اور گندی فحش کلام پر بھی ہوتا ہے۔

اور فسق سے ہر قسم کی معصیت و گناہ نافرمانی مراد ہے، چاہے وہ والدین کی نافرمانی ہو یا قطعی رحمی اور چاہے سود خوری ہو یا یتیم کا مال کھانا اور غیبت و چغلی کرنا۔۔۔ وغیرہ اور منظورات احرام بھی فسق میں سے ہیں۔

اور جدال کا معنی لڑائی و جھگڑا اور ناحق دباؤ ڈالنا، لہذا کسی بھی احرام والے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی سے ناحق لڑائی جھگڑا کرے۔



لیکن وہ مجادلہ اور بات چیت جو حق بیان کرنے کے لیے ہو وہ جائز ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کا حکم دیا ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین اور اچھے طریقے سے گفتگو کیجئے النخل (125)۔

لہذا یہ اشیاء (گندی اور فحش کلام اور معصیت و گناہ اور غلط اور باطل لڑائی جھگڑا) اگرچہ ہر وقت اور ہر جگہ پر ممنوع ہیں، لیکن احرام کی حالت میں دوران حج خاص کر ان سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ حج کا مقصد ہی عاجزی و انکساری اور جنتی بھی ممکن ہو سکے اطاعت و فرمانبرداری کر کے اللہ تعالیٰ کا تقرب اختیار کرنا، اور برائی اور گناہ کے ارتکاب سے اجتناب ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ہی حج مبرور بن سکتا ہے اور حج مبرور کا اجر و ثواب جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اپنے ذکر شکر اور بہتر عبادت کرنے میں ہمارے مدد و تعاون فرمائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیکھیں: فتح الباری لابن حجر (382/3) تفسیر السعدی صفحہ نمبر (125) فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ (144/17)۔

واللہ اعلم۔